روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 17 جنوری 2012ء 22 صفر 1433 ہجری 17 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 14

بخشش کی ایک پُر اثر دعا

حضرت ہلالؓ بن یسار اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ استغفار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

استغفر اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

(ابو داؤد کتاب الصلٰوۃ باب الاستغفار حدیث :1296)

ترجمہ: میں اس سے بخشش طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور قائم ہے اور دوسروں کو زندہ اور قائم رکھتا ہے اور میں اسی کی طرف جھکتا اور توبہ کرتا ہوں۔

خدا تعالیٰ کا قرب عبادت کے بغیر ممکن نہیں، عبادت کے معیار حاصل کرنے کیلئے حقیقی استغفار کرنے کی ضرورت ہے

استغفار سے انسان کی روحانی حالت بہتر اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے

حقیقی استغفار یہ ہے کہ اللہ کے برگزیدہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور ان سے دور رہنے کا عزم کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13/جنوری 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 جنوری 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ ہود کی آیات 3 اور 4 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ دنیا میں ہر جگہ فساد برپا نظر آتا ہے جو کہ نتیجہ ہے انسان کا اپنے مقصد پیدائش کو بھولنے یعنی عبادت کی طرف توجہ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنے کا۔ فرمایا آج کل کے فساد سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کیلئے خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ آپؐ کی پیروی سے ہی خدا تعالیٰ کے قرب کا حصول ممکن ہے۔ آپؐ کی صرف نمازیں اور نوافل ہی نہیں بلکہ آپؐ کا ہر قول و فعل عبادت تھا۔ پس عبادت کے معیار حاصل کرو۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی کرتے ہوئے اور آپؐ کی غلامی میں دنیا کو حقیقی عبادت کی روح سے آگاہ کیا۔

فرمایا کہ عبادت کے معیار حاصل کرنے کیلئے حقیقی استغفار کرنے کی ضرورت ہے اور حقیقی استغفار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے معافی مانگو اور آئندہ کیلئے گناہوں سے دور رہنے کا عزم اور کوشش کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو، اس سے اس کی مدد کے طالب ہو، اس سے دعائیں کرو، ان جذبات و خیالات سے بچنے کی دعا مانگو جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے میں روک ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی استغفار اور توبہ کیلئے محض الفاظ کا منہ سے دوہرا لینا کافی نہیں بلکہ ساتھ ہی اپنی حالت میں تبدیلی کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ فرمایا کہ مسلسل استغفار سے انسان کی روحانی حالت بہتر اور روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ پس استغفار کے یہی معانی ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے۔ حضور انور نے توبہ و استغفار کی باریکیوں پر گہری نظر سے روشنی ڈالی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی مجالس کی کچھ باتوں کا بھی تذکرہ فرمایا جن میں حضرت مسیح موعود نے بہت زیادہ استغفار پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ صبر اور استقلال کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق چاہو اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو کہ بغیر اس کے کچھ نہیں ہے۔ انسان کے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے کہ استغفار پڑھو۔ استغفار کلید ترقیات ہے۔ پس آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے کہ ایسا نہ ہو کہ بداعمالیاں حد سے گزر جائیں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں۔ غرض توبہ و استغفار ایسا مجرب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیاداروں کی بداعمالیاں ہیں جنہوں نے مختلف ملکوں میں ایک فتنہ اور فساد برپا کیا ہوا ہے۔ اس لئے بہت دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو فسادوں سے بچائے۔ پس استغفار اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مقصد کو پورا کرتا ہے اور ان راستوں پر چلاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کے راستے ہیں۔ لیکن اس سے حقیقی فائدہ اٹھانے کیلئے ہمیں مستقل استغفار کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تحریک جدید کے قیام کی غرض

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاق حسنہ دنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں۔ یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی۔ چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے۔ ان میں جہاں یہ امر مدنظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ ان اصولوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آ سکیں۔ اس طرح تحریک جدید کے اصول میں اس امر کو مدنظر رکھا گیا تھا کہ امراء اور غرباء میں جو خلیج حائل ہے اور جس کی بناء پر امراء میں کبر اور خود پسندی اور بڑائی اور احسان جتانے کا مادہ پایا جاتا ہے اس کو دور کیا جائے۔ ان تمام مطالبات کا مقصد جماعت کے اندر اخلاق حسنہ کو قائم کرنا تھا۔''

(بحوالہ مطالبات صفحہ 173)

نمایاں کامیابی

مکرم صباحت احمد باجوہ صاحب معلم وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ صبیحہ طارق گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین قلعہ کالر والہ ضلع سیالکوٹ نے گیارہویں جماعت کے امتحانات 2011ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 550 میں سے 456 نمبر لے کر علاقہ بھر میں ٹاپ کیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی ہمشیرہ کو آئندہ بھی یہ اعزاز قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ جماعت اور والدین کے نام کو بلند رکھنے کا موجب بنائے۔

مشعل راہ

اصلاح اعمال کا قول سدید سے گہرا تعلق ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 15 نومبر 1985ء کے خطبہ جمعہ میں سورہ احزاب کی آیات 71 اور 72 کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں۔

’’قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح عبادت اور دعوت الی اللہ کا صبر کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے اسی طرح اصلاح اعمال کا بھی قول سدید کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ درحقیقت بہت سے انسانی خلق ہیں جو بعض خاص عوامل کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور آپس میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ ان کے تعلقات ہیں اور انسانی فطرت کے اندر ایک باقاعدہ نظم وضبط کے ساتھ کارفرما ہیں۔ ان میں اسی طرح ایک مربوط نظام نظر آتا ہے جس طرح ایک سائنسدان کو خدا تعالیٰ کی ظاہری کائنات میں ایک مربوط نظام نظر آتا ہے اور احکامات الٰہی کا بھی ان کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے جو اتفاقی نہیں بلکہ ایک گہرے نظم وضبط کے ساتھ قائم ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے زیادہ نظم وضبط کے ساتھ اس تعلق کو ظاہر کرنے کا حق قرآن کریم نے ادا کیا ہے۔ دوسری تمام الٰہی کتب کی نسبت قرآن کریم نے کائنات کے مخفی اسرار کو حیرت انگیز طریق پر روشن کیا جو پہلی قوموں کی نظر سے اوجھل تھے۔ پہلے مذاہب میں بھی ان کو اس طرح ابھار کر پیش نہیں کیا گیا جس طرح قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ مثلاً یہی آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں قول سدید کا جس طرح اعمال صالحہ کے ساتھ تعلق جوڑا گیا ہے میری نظر میں اور کوئی الٰہی کتاب ایسی نہیں جس نے قول سدید کو اس طرح اعمال صالحہ کے ساتھ جوڑا ہو۔ چنانچہ امر واقعہ یہ ہے کہ قول سدید کا اعمال صالحہ کے ساتھ اتنا گہرا تعلق ہے کہ اس تعلق کو نظرانداز کرنے کے نتیجہ میں معاشرہ میں بڑی کثرت کے ساتھ برائیاں پھیل جاتی ہیں اور اس کا علم نہ ہونے کے نتیجہ میں سمجھ نہیں آتی کہ ان کا علاج کیسے کیا جائے اس کا تعلق نصیحت کرنے والے سے بھی ہے اور اس سے بھی جس کو نصیحت کی جاتی ہے۔

پس سب سے پہلے تو میں نصیحت کرنے والوں کو مخاطب کرتا ہوں اور ان کو سمجھاتا ہوں کہ جب تک تمہاری نصیحت میں قول سدید نہ پیدا ہو جائے اس وقت تک تمہاری نصیحت اعمال صالحہ کی ترغیب دینے میں ناکام رہے گی اور اصلاح احوال میں ناکام رہے گی۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے (۔) اگر تم اعمال کی اصلاح چاہتے ہو تو پہلے صاف اور سیدھی بات کرنا تو سیکھو۔ باتوں میں پیچ رکھتے ہو۔ قول میں کجی پائی جاتی ہے۔ نیتیں کسی اور سمت میں رواں ہوتی ہیں۔ بات کسی اور سمت میں چل رہی ہوتی ہے۔ مقصد کوئی اور بیان کیا جاتا ہے اور بات کسی اور ڈھب سے کی جاتی ہے۔ بات میں بظاہر ملائمت ملتی ہے، نیک نیتوں کا ادعا بھی ہوتا ہے لیکن اس کے اندر ملمع کاری ہوتی ہے اور بعض دفعہ ایسی چھریاں پوشیدہ ہوتی ہیں جو کاٹتی ہیں اور لوگوں کو نصیحت کرنے والے سے اور بھی زیادہ متنفر کر کے دور ہٹا دیتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسا بالارادہ ہو بلکہ بسا اوقات بغیر ارادے کے یہ کام ہوتا چلا جاتا ہے اور لوگ محسوس نہیں کرتے کہ کسی معاشرہ پر کوئی نصیحت کیوں اثر انداز نہیں ہوتی۔ نیک لوگوں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے جب کہ بدوں میں تو اتنی کھل کر پائی جاتی ہے کہ اس کے لئے کسی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کے کارکن چونکہ خدا کے فضل سے عمومی طور پر تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر فائز ہیں اس لئے میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بعض دفعہ وہ بھی لاعلمی میں اس کمزوری میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 18مئی 2004ء)

غزل

ابھی ہیں آگے بڑے مرحلے جو مشکل ہیں
پر امتحان کے اب آخری مراحل ہیں

بچھا دئے تو سرِ راہ دیدہ و دل ہیں
پہ جانتا ہوں، نہیں یار کے وہ قابل ہیں

ہیں یہ وراثتِ اہلِ وفا، کہو لبیک!
ہمارے زخم فقط یہ ہمارے قابل ہیں

تم اِن کو کچھ نہ کہو، اِن سے ہے متاعِ سخن
یہ میرے درد مری زندگی کا حاصل ہیں

خِرد نے اِن کو ڈبویا، اِنہیں جنوں دے دے
پڑھے لکھے جو مرے آس پاس جاہل ہیں

لباسِ فقر میں، تھامے ہوئے عنانِ زماں
یہ کیسے لوگ ترے قافلے میں شامل ہیں

ہر ایک غم سے بچا قلبِ مطمئنہ کو
کہ اُس کے ساتھ دھڑکتے کروڑہا دل ہیں

اُنہیں پلاتا رہے ساقی یوں مئے عرفان
وہ تشنہ اور بھی ہوں جو شریکِ محفل ہیں

ہماری رات تو ناآشنائے تیرگی ہے
کہ مژدے نور کے اِن رتجگوں میں شامل ہیں

نویدِ صبح ہے یہ آخری صدائے جَرَس
اُنہیں جگادے جو اب بھی خبر سے غافل ہیں

یہ ایسی موت کہ جس میں چھپی ہوئی ہے حیات
وہ کرگئے مجھے زندہ جو میرے قاتل ہیں

مرا سفینۂ صبر و دعا ہے تیری عطا
مگر بتادے ابھی کتنے دُور ساحل ہیں

فاروق محمود

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں غلاموں کی آزادی سے متعلق دینی تعلیمات کا جامع تذکرہ

اگر نیک نیتی سے، ایمان داری سے، انصاف سے افریقہ کے لوگ آزادی کا فائدہ اُٹھاتے رہے تو کوئی بعید نہیں کہ آئندہ آنے والے سالوں میں ایک وقت میں براعظم افریقہ دنیا کی رہنمائی کرنے والا ہو

ہر قسم کی غلامی سے رہائی انبیاء کے ذریعہ سے ہوتی ہے

ہر قسم کے فسادوں سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے، ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے احکامات اور تعلیمات پر عمل کیا جائے۔

یہ حقیقت ہے کہ قوموں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے سے، انصاف پر نہ چلنے سے، دوسروں کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پکڑ آئے گی

ہم نے تو ایسی آزادی پر اُس غلامی کو ترجیح دی ہے جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کی خاک بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنا دے۔ ایک دن آئے گا کہ ہماری یہی عاجزی، ہماری یہی غلامی دنیا کو حقیقی آزادی کا نظارہ دکھائے گی۔

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 نومبر 2011ء بمطابق 25 نبوت 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج کل براعظم افریقہ کے بعض ممالک کی آزادی کی گولڈن جوبلی منائی جا رہی ہے۔ ان تقریبات کے منانے میں ہماری پین افریقن ایسوسی ایشن بھی حصہ لے رہی ہے۔ یہ ایسوسی ایشن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وقت میں یہاں بنائی گئی تھی جو افریقن احمدی احباب کی ایسوسی ایشن ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا ہماری یہ ایسوسی ایشن بھی افریقن ممالک کی خوشیوں میں شامل ہو رہی ہے، پروگرام بنا رہی ہے۔ انہوں نے مجھے بھی کہا کہ اس موقع پر جو فنکشن کیا جا رہا ہے اُس میں شامل ہوں۔ اُن کا جو فنکشن ہوگا اُس میں تو انشاء اللہ میں شامل ہوں گا لیکن آج آزادی کے حوالے سے آپ کے سامنے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

غلامی سے آزادی اور آزادیٔ مذہب وضمیر ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ افریقہ بھی وہ براعظم ہے جس کے اکثر ممالک بڑا لمبا عرصہ محکوم قوم کے طور پر غلام بن کر زندگی گزارتے رہے۔ اس لئے ان ممالک کی یومِ آزادی کی خوشیاں اور جوبلی منانا یقیناً اُن کے لئے بہت اہم ہے اور یہ اُن کا حق ہے۔ اللہ کرے کہ یہ آزادی جو انہوں نے آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے مختلف ممالک سے حاصل کی، یہ حقیقی آزادی ہو اور دوبارہ وہ غلامی کی زندگی میں نہ جکڑے جائیں بلکہ اگر نیک نیتی سے، ایمان داری سے، انصاف سے یہ اپنی اس آزادی کا فائدہ اُٹھاتے رہے تو کوئی بعید نہیں کہ آئندہ آنے والے سالوں میں ایک وقت میں براعظم افریقہ دنیا کی رہنمائی کرنے والا ہو۔

اگر مذاہب کی تاریخ پر ہم نظر ڈالیں تو بانیانِ مذاہب یا انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں جن اہم کاموں کے لئے آتے ہیں اُن میں سے ایک بہت بڑا اور اہم کام آزادی ہے۔ چاہے وہ ظالم بادشاہوں اور فرعونوں کی غلامی سے آزادی ہو یا مذہب کے بگڑنے کی وجہ سے یا مذہب کے نام پر مذہب کے نام نہاد ٹھیکیداروں کے اپنے مفادات کی خاطر رسم و رواج یا مذہبی رسومات کے طوق گردنوں میں ڈالنے کی غلامی سے آزادی ہو۔ ہر قسم کی غلامی سے رہائی انبیاء کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ بہت سی قوموں نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور آزادی کے حقیقی علَم برداروں کا انکار کر کے نہ صرف اپنی حقیقی آزادی سے محروم ہوئے بلکہ خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آ کر تباہ و برباد بھی ہوئے۔ انہوں نے دنیاوی حاکموں کی غلامی کو احکم الحاکمین کی غلامی پر ترجیح دی۔ اُس غلامی پر ترجیح دی جس غلامی سے آزادیوں کے نئے باب کھلتے ہیں۔

پس آزادی کی ترجیحات بدلنے سے نہ صرف آزادی ہاتھ سے جاتی رہی بلکہ دنیا و آخرت بھی برباد ہوگئی۔ پس اگر آزادی کی حقیقت کی گہرائی میں جائیں تو اصل آزادی انبیاء کے ذریعہ سے ہی ملتی نظر آتی ہے اور سب سے بڑھ کر ہمارے سامنے جو آزادی کا سورج ہے، جس کی کرنیں دور دور تک پھیلی ہوئی اور ہر قسم کی آزادی کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جنہوں نے ظاہری غلامی سے بھی آزادی دلوائی اور مختلف قسم کے طوق جو انسان نے اپنی گردن میں ڈالے ہوئے تھے، اُن سے بھی آزاد کروایا۔ بلکہ آپؐ کے ساتھ حقیقی رنگ میں جڑنے سے آج بھی آپؐ کی ذات آزادی دلوانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیّین کے خطاب سے نوازا تو آپ کی خاتمیت تمام دینی و دنیاوی حالات کا احاطہ کرتے ہوئے اُس پر مہر ثبت کر گئی۔ پس اس میں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ کی گواہی اور اعلان کے بعد کسی سعید فطرت کے ذہن میں یہ شک پیدا بھی نہیں ہو سکتا کہ صرف اور صرف مُہرِ محمدی ہی ہے جو تمام قسم کے کمالات پر مُہر ثبت کرنے والی ہے اور ان کمالات کی انتہا آپؐ کی ذات میں ہی پوری ہوتی ہے۔ پس جب ہر کام اور ہر معاملے کی انتہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو کسی بھی رنگ میں آزادی دلوانے کے کمالات بھی آپؐ کی ذات سے ہی پورے ہونے تھے اور ہوئے۔ اور ایک دنیا نے دیکھا کہ یہ کمالات بڑی شان سے آپؐ کے ذریعے پورے ہوئے یا پورے ہو رہے ہیں اور جو حقیقت میں آپ کے ساتھ جڑنے والے ہیں وہ اب تک اس کا نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی کامل کتاب جو خاتم الکتب بھی کہلاتی ہے، اس میں آزادی کے مضمون کو مختلف حوالوں اور مختلف رنگ سے بیان کیا گیا ہے اور پھر اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اس خوبصورت تعلیم کی شان کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے فَكُّ رَقَبَةٍ (سورۃ البلد: 14)

گردن چھڑانا۔ یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ غلام کو آزاد کرنا یا آزادی میں مدد کرنا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ایک آیت کا کچھ حصہ پڑھتا ہوں کہ وَاٰتَی الْمَالَ ....

(سورۃ البقرۃ: 178) اور مال دے اُس کی محبت رکھتے ہوئے، اقربا کو، اور یتامیٰ کو اور مساکین کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرنے کے لئے یعنی غلاموں کے آزاد کروانے کے لئے۔

اور جو مضمون اس سے پہلے چل رہا ہے، اُس کو سامنے رکھیں تو بتایا گیا ہے کہ یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ، یومِ آخر اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر ایمان لانے کے بعد یہی نیکیاں ہیں جو بندے کو خدا کا قرب دلاتی ہیں اور ان میں غلاموں کی آزادی بھی شامل ہے۔ پس ایمان کی حالت کو قائم رکھنے کیلئے، نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے کے لئے، نیکیوں کے اعلیٰ نمونے دکھانے کے لئے غلاموں کی آزادی یا کسی انسانی جان کو آزاد کروانا یہ ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ احادیث میں بھی اس کی بہت ساری مثالیں ملتی ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے، یہ بخاری کی حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو کوئی مسلمان غلام آزاد کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے کُلّی نجات عطا کرے گا۔

(بخاری کتاب کفارات الأیمان باب قول اللہ تعالیٰ: أو تحریر رقبۃ...... حدیث نمبر 6715)

پھر اسلام میں مختلف مواقع پر کفّارہ کے طور پر غلام آزاد کرنے کی تعلیم قرآنِ کریم میں متعدد جگہ ہے۔ کہیں فرمایا کہ اگر کوئی مومن غلطی سے کسی مومن کے ہاتھ سے قتل ہو جائے تو غلام آزاد کرو اور خون بہا بھی ادا کرو۔ (النساء: 93) اور صرف مومن کے قتل پر ہی غلام آزاد کرنے کی یہ سزا نہیں سنائی گئی یا اس کی تحریک نہیں کی گئی۔ بلکہ فرمایا کہ اگر کسی قوم کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے اور اُس کا کافر بھی تم سے قتل ہو گیا ہے تو ایک غلام کو آزاد کرو۔ (النساء: 93) پھر خدا کی قسم کھا کر توڑنے کی سزا میں جہاں اپنی حیثیت کے مطابق مختلف امکانات دیئے گئے ہیں کہ اگر یہ نہیں تو یہ سزا ہے، یہ نہیں تو یہ سزا ہے، وہاں ایک سزا غلام آزاد کرنے کی بھی ہے۔ (المائدہ: 90)

پس مختلف موقعوں پر غلاموں کی آزادی کا جو ذکر ہے یہ اس لئے ہے کہ اسلام آہستہ آہستہ غلامی کے سلسلہ کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ اُس زمانے میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یا آپ سے پہلے کا زمانہ تھا، غلام رکھنے کا عام رواج تھا۔ اسلام نے آ کر اس غلامی کے طریق کو ختم کرنے کے لئے مختلف موقعوں پر زور دیا ہے جیسا کہ مَیں نے بتایا۔ بلکہ احادیث میں یہ بھی آتا ہے، ایک روایت اسماءبنت ابی بکر سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو فرمایا کرتے تھے کہ سورج گرہن کے موقع پر بھی غلام آزاد کیا کرو۔ (بخاری کتاب العتق باب ما یستحب من العتاقۃ فی الکسوف والآیات حدیث نمبر 2520) یعنی جو صاحبِ حیثیت ہیں جن کو توفیق ہے وہ ایسا ضرور کریں۔

پھر غلام کی عزت اور اُس کے حق کی آپ نے اس طرح بھی حفاظت فرمائی کہ ایک روایت میں آتا ہے۔ سات بھائی تھے اور اُن کے پاس ایک مشترک غلام تھا۔ ایک موقع پر ایک بھائی کو غلام پر غصہ آیا تو اُس نے اُس کو غصے میں زور سے ایک طمانچہ مار دیا، چپیڑ مار دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں جب یہ بات آئی تو آپ نے فرمایا اس غلام کو آزاد کرو۔

(مسلم کتاب الایمان باب صحبۃ الممالیک و کفارۃ من لطم عبدہ حدیث نمبر 4304)

تمہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس غلام کو رکھو کیونکہ تمہیں غلام سے حسنِ سلوک ہی نہیں کرنا آتا۔

غرض کہ اگر اُس زمانے میں جائیں جہاں غلام رکھنا ایک عام بات بھی تھی اور جو امراء تھے اُن کے لئے ایک بڑی دولت بھی تھی۔ جتنے زیادہ کسی کے پاس غلام ہوتے تھے اُتنا ہی وہ امیر سمجھا جاتا تھا اور امیر لوگ غلام رکھتے بھی تھے۔ اُس وقت یہ حکم ہیں کہ اگر اصل دولت چاہتے ہو جو ایمان کی دولت ہے تو بہتر ہے کہ غلاموں کو آزاد کرو۔ اُن کی آزادی کے سامان پیدا کرو۔ اور اس حکم کے تحت صحابہ نے حسبِ توفیق درجنوں سے ہزاروں تک غلاموں کو آزاد کیا ہے۔

حضرت عثمانؓ بن عفان کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے ایک ہی موقع پر بیس ہزار غلام آزاد کئے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے کئے۔ جن کو جتنی جتنی توفیق تھی انہوں نے اتنے کئے۔ بعضوں نے درجنوں کئے اور بعضوں نے ہزاروں کئے۔ جن کے پاس کام کاج کے لئے بھی غلام تھے اُنہیں بھی اسلامی تعلیم یہ ہے کہ ان سے بھائیوں جیسا سلوک کرو۔ جو خود پہنو، اُنہیں پہناؤ۔ جو خود کھاؤ، اُنہیں کھلاؤ۔

(بخاری کتاب الایمان باب المعاصی من أمر الجاهلیة...... حدیث نمبر 30)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا اسوہ یہ تھا کہ حضرت خدیجہؓ نے جب شادی کے بعد دولت اور اپنے غلام آپؐ کو دے دیئے تو آپؐ نے آزاد کر دیئے۔ اُن میں سے ایک غلام حضرت زید بن حارثہ تھے اُن کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا اور ایسا شفقت اور پیار کا سلوک فرمایا کہ جب اُن کے حقیقی والدین اُن کو لینے آئے تو زید نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔

(اسد الغابة فی معرفة الصحابة جلد نمبر2 زید بن حارثة صفحه نمبر 142-141 دار الفکر بیروت 2003ء)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حُسنِ سلوک تھا۔ حسن واحسان کے کمال کی یہ وہ معراج تھی جس نے آزادی پر غلامی کو ترجیح دی، جس نے آپ کی محبت کے مقابلے میں خونی رشتے اور محبت کو جھٹک دیا۔

پس اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے اس آزادی کے ہزارویں بلکہ لاکھویں حصے کی مثال پیش نہیں کر سکتے کہ کسی نے بھی اس حد تک غلاموں کی آزادی کے سامان کئے ہوں، انسانیت کی آزادی کے سامان کئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو فرمایا کہ اپنے غلاموں سے اُن کے کام کاج کے دوران حُسنِ سلوک کرو۔ اور اگر سخت کام دو تو اُن کا ہاتھ بٹاؤ۔

(بخاری کتاب الأیمان باب المعاصی من أمر الجاهلیة...... حدیث نمبر 30)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلامی کی تعریف بدل دی۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ایک اٹالین مستشرق ہے، ڈاکٹر ویگلیری (Vaglieri) لکھتی ہیں کہ:

''غلامی کا رواج اُس وقت سے موجود ہے جب سے انسانی معاشرے نے جنم لیا اور اب تک بھی باقی ہے۔ مسلمان خانہ بدوش ہوں یا متمدن، ان کے اندر غلاموں کی حالت دوسرے لوگوں سے بدرجہا بہتر پائی جاتی ہے۔ یہ ناانصافی ہوگی کہ مشرقی ملکوں میں غلامی کا مقابلہ امریکہ میں آج سے ایک سو سال پہلے کی غلامی سے کیا جائے۔ حدیث نبوی کے اندر کس قدر انسانی ہمدردی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ مت کہو کہ وہ میرا غلام ہے بلکہ یہ کہو کہ وہ میرا لڑکا ہے اور یہ نہ کہو کہ وہ میری لونڈی ہے بلکہ یہ کہو کہ وہ میری لڑکی ہے''۔

پھر لکھتی ہیں کہ ''اگر تاریخی لحاظ سے اُن واقعات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں عظیم الشان اصلاحیں کیں۔ اسلام سے پہلے قرضہ ادا نہ ہونے کی صورت میں بھی ایک آزاد آدمی کی آزادی کے چھن جانے کا امکان تھا''۔ (اگر ایک شخص نے کسی سے قرض لیا ہے اور وہ قرض ادا نہیں کر سکا تو جب تک وہ قرض ادا نہیں کرتا تھا اُس کو قرض دینے والے کی غلامی کرنی پڑتی تھی یا اس کے امکانات موجود تھے) لکھتی ہیں کہ ''لیکن اسلام لانے کے بعد کوئی مسلمان کسی دوسرے آزاد مسلمان کو غلام نہیں بنا سکتا تھا۔ خدا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غلامی کو محدود ہی نہیں کیا بلکہ آپ نے اس بارے میں اوامر و نواہی جاری کئے اور مسلمانوں کو کہا کہ وہ قدم آگے بڑھاتے رہیں حتیٰ کہ وہ وقت آ جائے جب رفتہ رفتہ تمام غلام آزاد ہو جائیں''۔

(An Interpretation of Islam by Laura Veccia Vaglieri Translated by Dr. Aldo Caselli Page No. 72-73 The Oriental & Religious Publishing Corporation Limitd Rabwah Pakistan)

یہ پروفیسر ویگلیری جو ہیں، انہوں نے اٹالین میں کتاب لکھی ہے۔ اس کا انگلش میں ترجمہ ہوا ہے اور اس میں اسلام کی تعلیم کے بارے میں بڑے اچھے طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ ایک زمانے میں جماعت احمدیہ امریکہ نے یہ کتاب شائع کی تھی اس کو دوبارہ شائع کرنا چاہئے۔ اگر کسی کے نام اُس وقت کے حقوق محفوظ نہیں ہیں اور امریکہ والوں کو اجازت ملی تھی تو اس کو شائع کرنا

چاہئے۔ یہ اُن دشمنوں کا منہ بند کرنے کے لئے بہت کافی ہے جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں۔

پس یہ تعلیم، یہ اسوہ جس کا اعتراف غیر بھی کئے بغیر نہیں رہے وہ عظیم الشان تعلیم اور اسوہ ہے جو انسان کی آزادی کی حقیقت ہے۔ یہ چند مثالیں مَیں نے دی ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث میں ہمیں اس بارے میں بے شمار احکامات اور رہنمائی اور ہدایات ملتی ہیں اور یہی حقیقی تعلیم ہے جس پر کاربند ہو کر دنیا کو آزادی مل سکتی ہے اور امن، انصاف اور صلح کا قیام ہو سکتا ہے۔

افریقہ میں جن کو آزادی ملی ہے وہاں جماعت احمدیہ کا، اُن لوگوں کا جو احمدی ہوئے یہ کام ہے کہ اس تعلیم کو عام کریں، اس کو پھیلائیں، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لائیں تا کہ اُن کو آزادی کی حقیقت معلوم ہو۔ صرف ایک دفعہ گولڈن جوبلی منا لینے سے آزادی نہیں قائم ہوتی بلکہ آزادی اُس وقت قائم ہو گی جب جو حکمران ہیں وہ بھی اور جو عوام ہیں وہ بھی اس حقیقت کو جانیں گے کہ ہم نے کس طرح اس آزادی کو قائم رکھنا ہے اور اس کے لئے کیا طریق اختیار کرنا ہے اور وہ طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں اور قرآنی تعلیم میں ہی ملے گا۔ ویگلیری صاحبہ نے تو صرف مسلمان غلام نہیں بن سکتا لکھا ہے لیکن جو حقیقی مسلمان معاشرہ ہے اس میں کبھی بھی کوئی غلام نہیں بن سکتا۔

یہ بات بھی ایک مسلمان کے لئے بہت اہم ہے اور ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل جو آخری نصیحت اُمّت کو فرمائی تھی وہ یہ ہے کہ نمازوں اور غلاموں کے متعلق میری تعلیم کو نہ بھولنا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الوصایا باب ھل أوصی رسول اللہ ﷺ حدیث نمبر 2698)

لیکن (-) کی اکثریت کی اور خاص طور پر امراء اور ارباب حکومت کی یہ بدقسمتی ہے کہ ان ہی دونوں تعلیموں کو بھلا بیٹھے ہیں۔ نہ ہی نمازوں میں وہ ذوق و شوق نظر آتا ہے اور خوفِ خدا نظر آتا ہے، نہ ہی غلامی کو دور کرنے کی کوشش ہے۔ گو وہ زرخرید غلاموں والی کیفیت تو آج نہیں ہے لیکن حکومت کے نام پر عوام سے غلاموں والا سلوک کیا جاتا ہے۔

بعض ملکوں میں جو بے چینی اور شورشرابہ ہے، خاص طور پر بعض (-) ملکوں میں بھی وہ اس لئے ہے کہ عوام الناس کو یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ ہم سے غلاموں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ ایک حکومت جمہوریت کے نام پر آتی ہے تو پھر اُس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ جو صدر بنا ہے وہ تاحیات رہے اور اُس کے بعد جو اُس کی اولاد ہے وہ حکومت پر قبضہ کر لے۔ خوشامدیوں اور مفاد پرستوں نے ان لوگوں کے اردگرد جمع ہو کر اُن کی ترجیحات اور قدریں ہی بالکل بدل دی ہیں اور پھر وہ حکومت قائم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اپنے ہی عوام پر گولیاں چلائی جاتی ہیں۔ اور پھر (-) دشمن طاقتیں یا بڑی طاقتیں یا مفاد حاصل کرنے والی طاقتیں اپنے مفادات کے لئے، ملک کی دولت پر قبضہ کرنے کے لئے ان فسادات کو جو عوام کی طرف سے حکومت کے ظلموں سے نجات کے لئے کئے جاتے ہیں اَور زیادہ ہوا دیتی ہیں۔ مدد کے نام پر آتے ہیں اور پھر یہ ایک ایسا شیطانی چکر شروع ہو جاتا ہے جو ملک کی ترقی کو بھی سو سال پیچھے لے جاتا ہے اور عوام کی آزادی کی کوشش کو بھی مزید غلامی میں جکڑ لیتا ہے۔ اگر براہِ راست نہیں تو بالواسطہ اپنوں کی غلامی سے نکل کر غیروں کی غلامی میں چلے جاتے ہیں۔

مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ بعض بڑی طاقتیں جن حکومتوں کی پشت پناہی کر کے اُنہیں سالوں کرسی پر بٹھائے رکھتی ہیں اور عوام کی آزادی کے سلب ہونے کی کبھی کوئی پرواہ نہیں کرتیں، ان کے اپنے مفادات جب اُن حکومتوں سے ختم ہو جاتے ہیں تو عوام کی آزادی کے نام پر اُن حکومتوں کے تختے الٹائے جاتے ہیں، اُن کو نیچے اتارنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اب بعض ملکوں میں ماضی قریب میں ایسی صورتحال پیدا ہوئی ہے کہ جب تختے الٹے اور نئی حکومتیں بنی ہیں تو اُن کو دیکھ کر یہ طاقتیں بھی پریشان ہونے لگ گئی ہیں کہ ہماری مرضی کی حکومتیں نہیں آئیں۔ بعض جگہوں پر اُن کی مرضی کی تبدیلیاں نہیں ہوئیں یا ایسے امکانات پیدا ہو رہے ہیں کہ تبدیلیاں نہیں ہوں گی۔ یہ چیزیں پھر اُن کی پریشانی کا باعث بن رہی ہیں اور پھر ایک اور فساد کا سلسلہ اور منافقت کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے بلکہ بعض جگہوں پر ہو چکا ہے۔ عوام بھی غلط فہمی کا شکار ہیں۔ ایک حکومت کی غلامی سے نکل کر دوسرے کی حکومت کی غلامی میں جا رہے ہیں اور بعض جگہوں پر تو چلے گئے ہیں۔ اب اُن کو احساس پیدا ہو گیا ہے کہ ملکی دولت اب بھی عوام کی بہبود پر، اُن کی بہتری کے لئے، اُن کو حق و انصاف دلانے کے لئے، اُن کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے خرچ نہیں ہو رہی اور نہ ہو گی کیونکہ جو حکومتیں آ رہی ہیں وہ بھی اپنے مفادات لے کر آ رہی ہیں۔ عوام میں غربت اور کم معیارِ زندگی پہلے بھی تھا اور آئندہ بھی جو خوش فہمی ہے کہ دُور ہو جائے گا وہ نہیں دُور ہو گا بلکہ قائم رہے گا۔ یہ کچھ عرصے بعد آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت پر حکمران عمل نہیں کرتے۔ (-) کہلاتے ہیں لیکن آپؐ کی نصیحت پر عمل کرنے والے نہیں۔ پہلے زمانوں میں تو ایک شخص اپنی دولت کے بل بوتے پر غلام رکھتا تھا۔ اب ملکی دولت کو ملک کے عوام کو ہی غلام بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اب تو میڈیا بھی بولنا شروع ہو گیا ہے اور ظاہر بھی کرتا ہے تصویریں بھی آجاتی ہیں کہ تیل پیدا کرنے والے ملکوں میں بھی غربت و افلاس ہے۔ ایک طرف سونے کے محلات ہیں تو دوسری طرف ایک گھرانے کو دو وقت کی روٹی بھی پیٹ بھر کر مہیا نہیں ہوتی۔ پس حقوق غصب کر کے عوام کو غلام بنایا جا رہا ہے اور بنا دیا گیا ہے۔

کہاں تو وہ زمانہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اپنی فوجوں کو عیسائی علاقے سے واپس بلانا پڑا کہ اُس وقت دشمنوں کی طاقت کی وجہ سے مسلمان اپنا قبضہ اُس علاقے میں برقرار نہیں رکھ سکتے تھے تو اُن عیسائیوں کو مسلمانوں نے اُن سے لی ہوئی وہ رقم واپس کی جو ٹیکس کے طور پر تھی اور اُن کی حفاظت اور بہبود کے لئے تھی، اُن کے حقوق ادا کرنے کے لئے تھی کہ ہم اب کیونکہ تمہارے حقوق ادا نہیں کر سکتے اس لئے جو رقم لی گئی تھی تمہیں واپس کرتے ہیں۔ اُس وقت وہ جو عیسائی رعایا تھی وہ روتے تھے اور روتے ہوئے یہ کہتے تھے کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ تم لوگ دوبارہ واپس آؤ۔ (ماخوذ از **سیر الصحابہ جلد نمبر 2 حضرت ابو عبیدہ بن الجراح**ؓ صفحہ نمبر 172-171 ادارہ اسلامیات لاہور) کیونکہ تم جیسے حاکم ہم نے نہیں دیکھے۔ مسلمان حکومت کے تحت ہمیں جو انصاف اور حقوق ملے ہیں وہ ہمیں ہماری حکومتوں میں نہیں ملے۔

اور کہاں اب یہ زمانہ ہے کہ (-) حکمران (-) کی دولت لوٹ رہے ہیں اور ملک میں انصاف ختم ہے۔ حقوق غصب کئے جا رہے ہیں۔ کسی کی جان اور مال محفوظ نہیں ہے۔ اور پھر بڑی ڈھٹائی سے یہ دعویٰ ہے کہ ہم عوام کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں کوئی اور نہیں کر سکتا۔ یہ جو انقلابی صورت مختلف ممالک میں پیدا ہوئی ہے اور جس سے جیسا کہ مَیں نے کہا مفاد پرست فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ بعض مذہب کے نام پر اپنے مفاد حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کبھی نہ ہوتا اگر عوام کے حقوق اُنہیں دیئے جاتے۔ اگر حکومتیں انصاف پر قائم ہوتیں، عوام کی آزادی کی حفاظت کی جاتی اور حکومتیں بھی لالچ کے بجائے انصاف قائم رکھنے کی کوشش کرتیں تو کبھی یہ فساد نہ ہوتا۔ مذہبی لوگوں کا مَیں نے ذکر کیا ہے تو انہوں نے عوام کو دینی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے، دین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے دین میں غلط رسوم پیدا کر کے، غلط تشریحات کر کے اُن کی گردنوں میں ان رسوم و رواج کے اور غلط تعلیمات کے طوق ڈال دیئے ہیں، اور اس طرح ان کو غلام بنایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو انسانیت کی عظمت قائم کرنے آیا تھا یہ فرمایا ہے۔ وَیَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ ...... (الاعراف: 158) کہ یہ ہمارا نبی اُن کے بوجھ دور کرتا ہے اور جو طوق اُن کی گردنوں میں پڑے ہوئے ہیں اُنہیں کاٹتا ہے۔ لیکن یہاں آجکل کیا ہو رہا ہے؟ ہمیں تو بالکل اس کے الٹ نظر آتا ہے۔

(-) ممالک کو جو اس نبی کے ماننے والے ہیں یا ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں، ماننے کے بعد حق و انصاف اور آزادی دینے کا نمونہ ہونا چاہئے تھا۔ دوسرے ممالک کو، غیر (-) ممالک کو ان کا حق و انصاف اور عوام کی آزادی اور ترقی کو دیکھ کر نمونہ پکڑنا چاہئے تھا۔ لیکن یہاں اس کے بالکل الٹ ہے اور علماء حقیقی (-) تعلیم کے پھیلانے والے ہو کر ہر قسم کی بدعات سے (-) کو پاک کرنے والے ہونے چاہئے تھے انہوں نے بھی اُن کے گلوں میں طوق ڈال دیئے ہیں۔ دونوں نے (-) عوام الناس کو غلامی کے بوجھوں تلے دبایا ہوا ہے اور طوقوں میں جکڑا ہوا ہے۔

............اور یہ سلسلہ جاری رہے گا، کبھی ختم نہیں ہوگا تاوقتیکہ یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اُس فرستادے کو نہیں مان لیتے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں انسانی قدریں قائم کرنے کیلئے اور ہمیں ہر قسم کے بوجھوں اور طوقوں سے آزاد کروانے کیلئے بھیجا ہے۔ اور صرف اور صرف ایک غلامی میں آنے کی تعلیم دی ہے اور وہ خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی ہے۔ جس غلامی سے پھر آزادیوں کے نئے راستے نظر آتے ہیں، انصاف نظر آتا ہے، برابری نظر آتی ہے اور ایک ایسا حسین معاشرہ نظر آتا ہے جہاں حقوق لینے کے لئے جلوس نہیں نکالے جاتے۔ آزادی حاصل کرنے کے لئے غلط طریق استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ حقوق دینے کے لئے بادشاہ بھی اور فقیر بھی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

پس اب (-) کے وقار اور ہر قسم کے فسادوں سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے، ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے احکامات اور تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ اور یہ ممکن نہیں ہے جب تک اُس شخص کے انکار سے باز نہیں آتے جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہر دو قسم کے حقوق قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے مختلف مواقع پر بڑے خوبصورت رنگ میں ہمارے سامنے اس تعلیم کو رکھا ہے جو حق و انصاف کو قائم رکھتی ہے، جو مستقل آزادی کی ضمانت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''یاد رکھو کہ ایک (-) کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے۔ اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اُس کی ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اُس کو دکھانا چاہئے اور اُس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے''۔

فرمایا: ''جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا اُس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا۔ گو ان دو قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے مگر اُس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا''۔

لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ بھائی سمجھا بھی تو جائے۔ جو اپنے آپ کو بالا سمجھے، دوسرے کو حقیر سمجھے اور اُس کے لئے کوشش بھی کرتا رہے، اُس سے کبھی انصاف اور بھائی چارے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

بہر حال پھر آپ آگے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جماعت بنائی تھی اُن میں سے ہر ایک زکی نفس تھا'' (پاک نفس تھا) ''اور ہر ایک نے اپنی جان کو دین پر قربان کر دیا ہوا تھا۔ اُن میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو منافقانہ زندگی رکھتا ہو۔ سب کے سب حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے تھے''۔

(ملفوظات جلد نمبر5 صفحہ 408-407۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس جب دین دنیا پر مقدم ہو تبھی وہ حالت پیدا ہوتی ہے جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا بناتی ہے اور مخلوق کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ آج بظاہر ہمیں ایک بھی لیڈر (-) میں، (-) ملکوں میں نظر نہیں آتا جو یہ معیار قائم کرنے والا ہو۔ اور جب حقیقی اور انصاف پسند اور حقوق ادا کرنے والے رہنما نہ ہوں تو پھر ہر ایک اپنے حق اور آزادی کے لئے اپنے طریق پر عمل کرتا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا، اس سے مفاد پرست پھر اپنا مفاد حاصل کرتے ہیں اور پھر انصاف اور آزادی کے نام پر ظلموں کی نئی داستانیں رقم ہوتی ہیں، ایک نئی کہانیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آجکل کی جو آزادی ہے وہ آزادی کے نام پر ایک غلامی سے نکل کر دوسری غلامی میں جانا ہے۔ افریقہ کے اکثر ممالک میں دیکھ لیں یا دوسرے (-) ممالک میں دیکھ لیں یہی صورت نظر آتی ہے۔ اگر غیروں کی غلامی سے نجات ملی ہے تو اپنوں کی غلامی نے گھیر لیا ہے۔

اللہ کرے کہ (-) ملکوں کے سربراہ بھی اور افریقن ممالک کے سربراہ بھی اور سیاستدان بھی اور فوج بھی جو اکثر انقلاب کے نام پر حکومتوں پر قبضہ کرتی رہتی ہے اور مذہبی لیڈر بھی یا علماء کہلانے والے بھی اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ اپنے ہم قوموں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے سے، انصاف پر نہ چلنے سے، دوسروں کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے سے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے۔ ہر راعی سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنی رعایا کا حق ادا کیا؟ جو تمہاری ذمہ داری تھی تم نے ادا کی یا ملکی دولت کو اپنی تجوریوں میں بھرتے رہے؟۔ (-) اور اللہ رسول کا نام تو لیتے رہے۔ کیا اس نام کا پاس تم نے کیا؟ اور نفی میں جواب پر یقیناً اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آئیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ کے سامنے تو جھوٹ نہیں بولا جاسکتا۔ خدا تعالیٰ سے کوئی چیز چھپائی نہیں جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔ حقیقی مؤمن وہ ہیں جو .... (المومنون : 9) اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ پس سربراہان اپنی امانتوں کے بارے میں پوچھے جائیں گے جبکہ وہ خاص طور پر اپنے عہد لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بناتے ہیں۔ یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ ملک کے مفاد اور عوام کی بہتری، اُن کے حقوق کی ادائیگی، انصاف کے قیام اور آزادی کی خاطر ہر کوشش بروئے کار لائیں گے لیکن یہ بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ اکثر جگہ ہم قومی دولت کو لٹتا ہوا ہی دیکھتے ہیں۔ علماء ہیں تو انہوں نے دین کو کمائی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور عوام کو جیسا کہ مَیں نے کہا غلط رسم و رواج اور تعلیم اور عقائد کے طوق پہنا کر صرف اور صرف اپنے زیر رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ عوام الناس ہیں تو وہ بھی اپنے حق ادا نہیں کر رہے۔ غرض کہ امانتوں کی ادائیگی کا حق ادا نہ کر کے بھی ہر کوئی اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہا ہے۔ اور آجکل کے ملکوں کے فساد اسی بات کا منطقی نتیجہ ہیں۔ اور دہشت گردی، معاشی بدحالی، بدامنی یہ نہ صرف آجکل حال کی حالت ہے بلکہ ایک انتہائی بے چین کر دینے والے مستقبل کی بھی نشاندہی کر رہی ہے۔

پاکستان میں ہی مثلاً آزادی کے بعد باسٹھ تریسٹھ سال میں ان تمام باتوں کی انتہا ہوئی ہوئی ہے اور ہر روز اس میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ اس لئے کس طرح ہم توقع کر سکتے ہیں کہ بہتر مستقبل ہوگا۔ انگریزوں کی غلامی سے تو ہمیں نجات مل گئی لیکن اپنوں کی غلامی کے طوق اور بھی زیادہ تنگ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر بھی رحم فرمائے اور عوام پر بھی رحم فرمائے۔ جس پاکستان کو حاصل کرتے وقت قائداعظم نے اعلان کیا تھا کہ یہاں ہر مذہب کے ماننے والوں کو مذہبی آزادی ہے اور پاکستانی شہری کی حیثیت سے تمام شہری برابر ہیں، وہاں احمدیوں کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا جارہا؟ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی غلامی میں رہنا ہر احمدی ہزاروں آزادیوں پر ترجیح دیتا ہے اور اپنی گردنیں کٹوانے کے لئے تیار ہے، ان کے حوالے سے غلط باتیں احمدیوں کی طرف منسوب کر کے، احمدیوں پر افتراء کرتے ہوئے، جھوٹے الزام لگاتے ہوئے احمدیوں کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے ہیں۔ ہم شہری حقوق سے محروم ہونے کو تو کوئی حیثیت نہیں دیتے اور نہ اس کی کوئی حیثیت سمجھتے ہیں، ہمیں تو تمام حقوق سے بھی محروم کر دیا جائے تو ہم یہ برداشت کرلیں گے اور کر رہے ہیں لیکن ان .... کی خواہش کے مطابق ہم کبھی اپنے آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ .... خدا کی قسم! ہم میں سے ہر احمدی بوٹی بوٹی ہونا تو گوارا کرسکتا ہے لیکن ایسی آزادی اور حق رائے دہی پر تھوکتا بھی نہیں جو ہمیں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ کر دے۔ پس ایسی آزادی تم دنیا داروں کو مبارک ہو۔ ہم نے تو ایسی آزادی پر اُس غلامی کو ترجیح دی ہے جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کی خاک بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنا دے۔ جو حقوق اللہ کی ادائیگی کا ادراک رکھتے ہوئے اُنہیں ادا کرنے والا بھی ہو اور حقوق العباد کی ادائیگی کا ادراک رکھتے ہوئے اُنہیں بجالانے والا بھی ہو۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن آئے گا کہ ہماری یہی عاجزی، ہماری یہی غلامی دنیا کو حقیقی آزادی کا نظارہ دکھائے گی۔ اور اپنے آپ کو آزاد کہنے والے جو اغلال میں جکڑے ہوئے ہیں، بوجھوں اور طوقوں میں پڑے ہوئے ہیں یہ یا اُن کی نسلیں ایک دن مسیح (-) کی غلامی پر فخر محسوس کریں گی۔ جن سے اُن کو اُس حقیقی آزادی کا ادراک حاصل ہوگا جس کے قائم کرنے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔

اللہ کرے دنیا اس آزادی کے دن جلد دیکھ لے اور اُن خوفناک نتائج سے بچ جائے جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کے انکار کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر احمدی کو بھی صبر اور استقامت سے ان سختیوں کے دن دعاؤں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ فریحہ سحر صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کمالیہ اہلیہ مکرم حافظ محمد مقصود صاحب کو 29دسمبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بیٹی کا نام ماہین مقصود تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب آف بوریوالہ کی پوتی اور مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب پیر کوٹی ابن حضرت میاں پیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک، صالحہ اور خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم عبدالغفور نسیم صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم عطاء القدوس عمر صاحب نائب ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو 21دسمبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام لبیقہ قدوس عطا فرمایا ہے جو مکرم ڈاکٹر نعیم احمد قریشی صاحب فیصل آباد کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو ہمارے خاندان کیلئے قرۃ العین اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب کارکن نظارت مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی دادی محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم (پٹھان کوٹی) والدہ مکرم ٹھیکیدار چوہدری لطف الرحمٰن صاحب باب الابواب ربوہ حال کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ بعمر 94 سال مورخہ 10جنوری 2012ء کو بقضائے الٰہی اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بھانجی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نہایت صابر وشاکر، نماز روزہ کی پابند اور باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کرتی تھیں۔ جماعتی اجلاسات میں شمولیت کو اپنی سعادت اور جماعتی تحریکات میں حصہ لینا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ نیک دل، ہمدرد، بااخلاق اور باہمت خاتون تھیں۔ ان کی نماز جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خداوند کریم مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تقریب نکاح

مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے میرے بیٹے مکرم بدر احمد عرفان صاحب سافٹ ویئر انجینئر کے نکاح کا اعلان محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 10جنوری 2012ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرمہ سلمانہ اسلم صاحبہ ایم اے ماس کمیونیکیشن بنت محترم محمد اسلم بھروانہ صاحب (شہید اہل وفا سانحہ لاہور 28مئی 2010ء) سابق چیف مکینیکل انجینئر پاکستان ریلوے کے ساتھ مبلغ دو لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا اور دعا کروائی۔ مکرم بدر احمد عرفان صاحب، محترم ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد صاحب مرحوم کے پوتے، حضرت میاں کرم دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ کے نواسے، مکرم ظفر احمد سرور صاحب مربی سلسلہ امریکہ، مکرم فضل احمد طاہر صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم یوکے، مکرم قمر احمد کوثر صاحب نائب ناظر رشتہ ناطہ کے بھانجے ہیں۔ اسی طرح مکرمہ سلمانہ اسلم صاحبہ محترم مولانا احمد خان نسیم صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مقامی کی نواسی، مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب اور مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر ومشنری انچارج امریکہ کی بھانجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دلہا اور دلہن دونوں ہی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے بہت ہی بابرکت فرمائے۔ نیز مثمر بثمرات حسنہ اور نسل در نسل خلافت احمدیہ کا وفادار بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد صاحب ورجینیا امریکہ اطلاع دیتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم منور احمد شاہد صاحب ٹاؤن شپ لاہور حال مقیم ورجینیا امریکہ پچھلے آٹھ ماہ سے بوجہ کینسر شدید علیل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عمر انس صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر لاہور کی والدہ محترمہ گلے کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ملک حبیب احمد صاحب ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر لاہور کے بیٹے صہیب احمد ملک عمر 9ماہ پر گرم پانی گر گیا جس سے چہرہ، گردن، سینہ اور ٹانگیں جل گئیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر طرح کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆سالانہ چندہ -/2100روپے

☆ششماہی=/1050روپے

☆سہ ماہی=/525روپے

☆خطبہ نمبر=/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2011
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/130روپے 120ML =/500روپے
GHP-403/GH جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر واعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔
GHP-406/GH گردے ومثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا
GHP-419/GH بدہضمی۔گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ وآنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا
GHP-450/GH پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج
GHP 455/GH (گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی ولو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا
GHP-555/GH GHP-444/GH مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

وزیراعظم پاکستان کوتوہین عدالت کا نوٹس جاری

سپریم کورٹ آف پاکستان نے این آر او عملدرآمد کیس میں وزیراعظم کوتوہین عدالت کا نوٹس جاری کرتے ہوئے 19 جنوری 2012ء کوعدالت میں خودپیش ہونے کاحکم دیا ہے۔

خان پور میں چہلم کے جلوس میں دھماکہ

رحیم یارخان کے علاقے خانپور میں امام بارگاہ دربارِحسین میں مجلس کے بعدحضرت امام حسین کے چہلم کامرکزی جلوس نکالا گیا۔ کچھ ہی دیر بعد جب جلوس عوامی چوک پہنچا تو اچانک زوردار دھماکہ ہوگیا۔ ہرطرف لاشیں اورخون بکھر گیا، بھگدڑ رچ گئی دھماکے کے نتیجہ میں 1 بچے سمیت 20/افرا دہلاک جبکہ 60افراد شدید زخمی ہو گئے۔

حکومت 3ماہ میں 145ارب کے فنڈز دے تو لوڈشیڈنگ کم ہوسکتی ہے

وزارت پانی وبجلی کا کہنا ہے کہ وزارت خزانہ کی طرف سے تھرمل بجلی کی پیداوار کیلئے فنڈز کی عدم فراہمی کے باعث لوڈشیڈنگ میں 18 گھنٹے اضافہ ہوا ہے۔ اگرحکومت 3ماہ میں 145.80 ارب کے فنڈز دے تو لوڈشیڈنگ کم ہوسکتی ہے۔

جنوبی کوریا میں بحری جہاز میں دھماکہ

جنوبی کوریا کے ساحلی شہرانچیئن کے قریب جزیرہ جاوُل کے شمال میں پٹرولیم مصنوعات سے لدے مال بردار بحری جہاز میں دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 3/افراد ہلاک اور8لاپتہ ہوگئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	5:30

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر2805
یادگارروڈربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ آئی کلینک
اوقات کاربرائے معلومات 9بجے سے دوپہر2بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

البشیرز
اب اوربھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ جیولرزاینڈبوتیک
ریلوے روڈگلی نمبر1ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیرالحق اینڈسنز، ربوہ 0300-4146148
فون شورم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

ہرعلاج ناکام ہوتو بفضل اللہ تعالیٰ
HOLISMOPATHY
سے شفاءممکن ہے۔علاج/تعلیم کیلئے
بانی ہومیوڈاکٹرسجاد
0334-6372030
047-6214226

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کامرکز بہترتشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پوربازارفیصل آباد فون 2647434

امتیاز ٹریولزانٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمودربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر4299
اندرون ملک اوربیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کاایک بااعتمادادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

دلہن جیولرز
042-36625923
0332-4595317
قدیراحمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

ہرقسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہدالیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پوربازارفیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Tell:+92-42-37379311-12, 37634650
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal S/O Mian Mubarik Ali (Late)
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

گرماگرم ورائٹی، ٹھنڈی ٹھارقیمت
صاحب جی فیبرکس
0092-47-6212310: ریلوے روڈ ربوہ

Job for English Teacher in Rabwah
(Female Only)
Eligibility: Good Spoken English, A- Level or B.A (Honors) in English or MA in English
Note:-Training Will be provided.
Contact: ICOL Tel:0302-8411770

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیابھرمیں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیابھرسے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمداشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح9بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہولاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویزاورشکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پربھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

داؤد آٹوز
DASCO BEST QUALITY PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس
خیبر، جاپان، جینین جاپان چائنہ اینڈلوکل سپیئرپارٹس
طالب۔ داؤداحمد۔ محمدعباس احمد
دعا۔ محموداحمد، ناصرالیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹوسنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

موٹاپے کا علاج
ایک ایسی دواجس کے چھ ماہ تک استعمال سے وزن40پونڈتک یقیناً کم ہوجاتاہے
عطیہ ہومیومیڈیکل ڈسپنسری اینڈلیبارٹری
نصیرآبادرحمٰن ربوہ: 0308-7966197

FR-10

علی اسٹیٹ
لاہورمیں جائیدادکی خریدوفروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیززرعی رقبہ جات کی خریدوفروخت کامرکز
ALI TRADERS Exporter & Importer
جاول۔اولڈمشینری
459-G4 جوہرٹاؤن لاہور۔پاکستان
چیف ایگزیکٹوچوہدری محموداحمد 0321-9425125,03009425121
Tel+92-42-3520010-11-042-38511644 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com

عمراسٹیٹ اینڈبلڈرز
لاہورمیں جائیدادکی خریدوفروخت کابااعتمادادارہ
278-H2مین بلیواردجوہرٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹوچوہدری اکبرعلی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواون، واشنگ مشین، ٹی وی،
ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسربلینڈر، ٹوسٹرسینڈوچ میکرز، یوپی ایس سٹیبلائزر
ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلرلائٹ انرجی سیورہول سیل ریٹ پردستیاب ہیں۔
گوہرالیکٹرونکس
گولبازارربوہ
047-6214458